نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر ۳۲ — مطبوعہ ۱۵ اگست ۱۹۰۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے۔ عہ۱۱؎
ایضاً بیرونجات سے مع محصولڈاک۔ عہ۱۲؎
دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر فی کاپی۔ عہ۱۲؎
ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی۔

ایڈیٹوریل

سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۲۰ جولائی میں بجواب یعقوب مسیح صاحب معلم رڑکی۔ مرزا عباس علی بیگ ولد مرزا فطرت بیگ صاحب کا ایک مضمون پڑھکر ہمیں بافسوس یہہ کہنا پڑتا ہی کہ انجیل کی باتوں کے معنی و مطالب سمجھنے۔ اور بمقتضائے قساوت قلبی مسیح کو کسی نہ کسی طرح پر ملزم ٹھہرانیکی کوشش کرنے میں نہ صرف عوام بت پرست وغیرہ اقوام ہی محض قاصر ہیں بلکہ خواندہ اور ہوشیار محمدی اشخاص بھی اسی بلا میں مبتلا ہیں۔ شیخ سعدی کے اس قول کی تائید میں کہ "دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز" آپ فرماتے ہیں کہ "بجائے شیخ سعدی کے اگر مسیح کا نام لکھ دیتے تو بہتر ہوتا کیونکہ انہوں نے دروغ مصلحت آمیز پر خود بھی پورا پورا عمل کیا۔ اور اپنے شاگردوں وغیرہ سے بھی کرایا"۔ اسکے ثبوت میں آپ یوحنا باب ۷۔ آیت ۹ و ۱۰ کو پیش کرتے ہیں جنمیں مسیح نے اپنے بھائیوں سے کہا کہ "تم عید میں جاؤ میں ابھی نہیں جاتا کہ میرا وقت ہنوز نہیں آیا۔ لیکن جب اُسکے بھائی روانہ ہوئے تو وہ بھی خفیہ طور پر عید میں گیا"۔ اور بعض دفعہ اپنے شاگردوں وغیرہ کو فرمایا کہ کسی سے مت کہو کہ یہہ مسیح ہی"۔ ایسی باتوں کا جواب لکھنے میں وقت صرف کرنا بیفائدہ معلوم ہوتا ہی۔ کیونکہ معترض کو جب اسقدر تمیز نہیں کہ دروغ مصلحت آمیز میں اور ان باتوں میں جو اُسنے پیش کی ہیں زمین و آسمان کا فرق ہی۔ تو اسکو سمجھانا ذرا مشکل ہی۔ کیا معترض کہہ سکتا ہی کہ وہ مسیح کے وقت کو اُس سے بہتر پہچانتا ہی جب اُسنے اپنے بھائیوں سے کہا کہ "میرا وقت ہنوز نہیں آیا"۔ وہ کہہ سکتا ہی کہ اسکا وقت آگیا تھا؟ یا اُنکی روانگی کے بعد جب مسیح عید میں گیا۔ معترض کو معلوم ہی کہ اُسکا وقت نہ آیا تھا؟ شاید معترض اپنے اوقات کو نہ پہچانتا ہو۔ مگر مسیح ایک ایک سکنڈ کے اوقات سے واقف تھا۔ اور جانتا تھا کہ کسوقت جانا اور کسوقت نہ جانا بہتر ہوگا۔ کیا واجبی اعتراض ہی؟ مسیح نے شاگردوں کو بعض وقت یہہ حکم دیا کہ کسی سے مت کہو کہ یہہ مسیح ہی۔ کیونکہ وہ بے موقع شہرت کو پسند نہ کرتا تھا۔ نہ یہہ کہ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ کیا یہہ مسیح ہی۔ تو بھی کہدو کہ یہہ مسیح نہیں ہی۔ یہہ آپ کی خوش فہمی ہو کہ کسی نے پوچھا ہوگا تو لامحالہ انکو جھوٹھ کہنا پڑا ہوگا"۔ غیر اقوام نہایت دقیق کوششیں کرتے ہیں تاکہ مسیح کو کسی صورت قصوروار ٹھہرائیں۔ مگر وہ اپنے مخالفوں کے سامنے ہمیشہ کہتا رہا۔ اور ہمیشہ کہتا رہیگا کہ کون تم میں سے مجھپر گناہ ثابت کرتا ہی۔

"پہاڑ کو حمل رہا اور چوہیا پیدا ہوئی"۔ مضمون ذیل کا ترجمہ کرتے وقت ہم کو محمدی بھائیوں کے حق میں

یہہ مثل مشہور یاد آگئی ،، پنجاب مشن نیوز مطبوعہ ۱۵ جولائی لکھتا ہے کہ وسط مئی میں سیول اینڈ ملٹری گزٹ میں مضمون ذیل شایع ہوا تھا جسکو پنجاب کے مسلمان بھائیوں نے بڑے شوق و سرگرمی کے ساتھ قبول اور ترجمہ کیا - اور بہت محمدی اخباروں میں فخریہ شایع کیا گیا - کہ

"ان دنوں کولمبو میں ایک شخص آیا ہوا ہے جو محمدی مشنری کہتا اور مدراس لوگوں کو دین اسلام کا وعظ کرتا ہے ،، یہہ شخص قوم انگریز اور کلکتہ کے اعلیٰ خاندان سے ہے - اور ایک انگریزی یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ ہے - وہ بیان کرتا ہے کہ مغربی انگلستان میں وہ اپنے مشن میں بہت کامیاب ہوا - اور کہ اب انگریزی شہر و قصبات میں محمد صاحب کے ہزار ہا پیرو موجود ہیں ،، وہاں کے محمدی اس انگریز مشنری کے آنے سے خوشی سے معمور ہوگئے ہیں " ٭

پنجاب مشن نیوز لکھتا کہ اگلی تجربہ کاریوں سے ہمیں معلوم ہوگیا تھا کہ اس قسم کی خبریں پنجاب کے مسلمانوں میں کیسی جلد مقبول ہوجاتی ہیں - اور اُنکے باعث بازار کی بھی منادی میں روک ٹوک پیدا ہوتی ہیں - لہذا ہم نے اس امر کی تحقیقات کے لئے تکلیف گوارا کی جسکے جواب میں سی ایم ایس کے سنیئر مشنری نے کولمبو سے یوں لکھا ہے -

"قریب دو مہینے گذرے کہ اس شہر میں ایک انگریز دین اسلام کا وعظ کرتا تھا لیکن اس سے کوئی بڑی تحریک پیدا نہیں ہوئی ،، میں آپکے پاس ایک اخبار بھیجتا ہوں جس میں اس شخص کی نسبت کچھ خبر لکھی گئی ہے ،، یہاں کے مسلمانوں نے اس معاملہ پر زیادہ توجہ نہیں کی ہے " ٭

برطبق اسکے اخبار سیلون انڈپنڈنٹ مطبوعہ یکم جون ہمارے پاس پہنچا - اور اُس چھٹی کو جو اسمیں شایع ہوئی ہے پڑھکر ہم تعجب نہیں کرتے کہ کولمبو کے محمدیوں نے اس معاملہ پر توجہ نہیں کی ،، ہم اُمید کرتے ہیں کہ اسی طرح پنجاب کے محمدی بھی اپنے سیلون کے بھائیوں سے مصلحت نیک حاصل کرینگے ٭ وہو ہذا

ایک اقراری محمدی فریبی

مضمون ذیل اخبار محمڈن آبزرور مطبوعہ ۹ مئی ۱۸۹۱ء سے نقل کیا گیا ٭

(بخدمت ایڈیٹر محمڈن آبزرور کلکتہ)

صاحب ! چند روز ہوئے کہ ایک انگریز جو مورشش سے کلکتہ کو جاتا تھا - یہاں پہنچا - اور دو روز بعد یہہ ظاہر کیا کہ میں ایک محمدی مشنری ہوں ،، یہہ شخص انگریزی اور ہندوستانی میں بوقت شام ایک مقام کینس گیٹ پر مجمع عام میں گفتگو کرتا تھا ، جبکہ وہ ایک کلب میں مسلمانوں کی ایک جماعت کے سامنے بات چیت کرتا تھا - اُسنے بیان کیا کہ میں کلکتہ کا باشندہ ہوں - میرے باپ کا نام مسٹر ولسن ہے جو صدر کے چیف جسٹس ہیں - اور میرا نام جیمس ولسن ہے - میں کیمبرج یونیورسٹی کا گریجویٹ ہوں - تیرہ برس گذرے کہ میں نے دین اسلام قبول کیا - اور اس دین کی منادی امریکہ اور یورپ میں کرتا رہا - اور اب میں کلکتہ کو جاتا ہوں تاکہ اپنے باپ کو جو قبول اسلام کے لئے رضامند ہے مسلمان کروں ،، جب میں امرتسر میں تھا میں نے دو عیسائی پادریوں کو مسلمان بنایا - جنکے نام فلاں فلاں ہیں ،، یہہ سب صرف ایک پتے کے دیکھنے سے مسلمان ہوگئے - جو بمبئی کے ایک محمدی قبرستان کے درخت میں لگا تھا - اور اسپر قدرتی کلمہ لکھا تھا ،، اسلام کا بیج اولاً میں نے ہی انگلستان میں بویا - اور میں نے ہی مسٹر کوئیلیم کو مسلمان کیا - جن سے میری ملاقات ایک دولتمند یہودی نے کرائی جسکو میں نے پہلے لیورپول میں مسلمان کیا تھا ،، اُسنے یہہ بھی کہا کہ اب صرف لیورپول میں پندرہ ہزار مسلمان ہیں ،، چونکہ ہم بیان بالا کی صداقت تحقیق کرنے کے ناقابل ہیں - جو ایک عجوبہ بات معلوم ہوتی ہے - لہذا ملتجی ہیں کہ اگر ممکن ہو تو آپ اُسکے بیانات کی سچائی کی تصدیق کریں - تاکہ ہمارے دل مطمئن ہوں کیونکہ ہماری رائیں اس شخص کی نسبت مختلف ہیں - اور یہہ اب دوسری ماہ حال کو شہر کولمبو سے کلان سنکلیر جہاز میں - یہاں کے مسلمانوں سے چندہ فراہم کرکے کلکتہ کو روانہ ہوا ہے ٭

میں ہوں آپ کا وغیرہ
کولمبو - مئی ۵ - ۱۸۹۱ء

محمڈن آبزرور کلکتہ کے ایڈیٹر کا جواب

(ہمارے کارسپانڈنٹ کے لئے یہہ بہتر طریقہ ہوتا کہ وہ ہمکو ٹیلگرام بھیجدیتے ،، شخص مذکور صریحاً ایک کھلا فریبی ہے - اور اگر وہ یہاں دکھائی دے تو اگر ہائیکورٹ میں نہیں تو چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے پیش کئے جانیکا متوقع رہے ،، امرتسر میں کوئی عیسائی پادری مسلمان نہیں ہوئے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ لیورپول میں پچاس یا حد درجہ ساٹھ سے زیادہ مسلمان نہیں ہیں ،، مسٹر کوئیلیم مراکو میں مسلمان ہوئے تھے جہاں وہ تبدیل آب و ہوا کے لئے گئے تھے ،، اس فرضی انگریز محمدی مشنری کے بیانات سرتاپا جھوٹھ ہیں ،، ایڈیٹر محمڈن آبزرور) ٭

مسیحی معجزات کے بیانئیں

لیکن آخرکار " تجربہ " جو مسیح کے معجزات کے خلاف ایک گواہ خیال کیا گیا ہے کیا کہتا ہے ؟ وہ بذات خود اس معاملہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہے ،، بنہایت درجہ وہ صرف یہہ کہہ سکتا ہے کہ میں اُن معجزات کے ثبوت میں کوئی گواہی نہیں دیسکتا ہوں ،، کیونکہ میں انہیں دیکھنے کو حاضر نہ تھا لہذا میں معقول گواہ نہیں ہوں - مجھے گواہوں کی فہرست سے خارج کرنا چاہئے ،، یہہ مقدمہ میری لیاقت کے باہر ہے - اور بروقت موجود نہ ہونے کی وجہ سے میں کوئی صریح گواہی اُن معجزات کے اگر موافق نہیں تو اُنکے مخالف بھی نہیں دیسکتا ہوں ،، لیکن جو گواہی عہد جدید میں موجود ہے اور جسکا ابھی ایک خلاصہ بیان کیا گیا ہے یقینی گواہی ہے ،، یا یوں کہیں کہ ہم نہایت لایق اعتبار

اور کامل آزمودہ گواہوں کی گواہی رکھتے ہیں۔ جو سب کے سب اُسی جانب ہیں۔ اور مختلف با قدر اتفاقی شہادت سے پختہ کئے گئے ہیں اور ضرور ہو کہ فیصلہ انکی گواہی کے مطابق ہو ٭ تحقیقاتِ خون کے مقدمہ میں یہہ امر خونی کو بہت کم فایدہ بخش ہو سکتا۔ اگر وہ ایک نہ خواہ ایک کروڑ ایسے گواہ پیش کرے۔ جو قسم کھانیکو تیار ہوں کہ ہمنے مجرم کو خون کرتے نہیں دیکھا ٭ فوراً یہہ سوال ہوگا کہ کیا تم حقیقت میں اُسوقت اُس مقام پر جہاں خون ہوا حاضر تھے۔ اور جو کچھ وہاں واقع ہوا اُسکو دیکھنے کے قابل تھے؟ پس اگر وے حاضر نہ تھے تو اُنکی گواہی کچھ کارآمد نہ ہوگی ٭ درست بات یہہ ہو کہ اُنکے پاس کوئی گواہی دینے کو بالکل نہیں ہو ٭ اور اگر دو گواہ لایق اعتبار حلفاً کہدیں۔ کہ البتہ ہم حاضر تھے اور خون ہوتا ہوا ہم نے دیکھا۔ تو بلاپس وپیش مجرم پر ہلاکت کا فتویٰ ہوگا ٭ اسیطریق پر وے کروڑوں آدمی جنکو بیوم کا بیان کیا ہوا عام تجربہ حاصل تھا۔ اُس منظر موقع پر حاضر نہ تھے۔ تاکہ یہہ دیکھنے کے قابل ہوں۔ کہ مسیح کے معجزات فی الحقیقت واقع ہوئے یا نہیں ٭ لہٰذا اس مقدمہ میں وے معقول گواہ نہیں ہیں۔ اور عدالت سے خارج ہیں ٭ اُنکی گواہی اگر بالکل نکمّی نہیں تو بھی صرف سُنی سُنائی بات ہو ٭ درحالیکہ راست اور یقینی گواہی قایم رہتی ہو۔ اسلئے جوری (پنچایت) کا فیصلہ مسیحی معجزات کی حقیقت واصلیت کا جانبدار ہوگا ٭

لیکن پھر یہہ اعتراض بھی کیا جاسکتا ہو۔ کہ کیا آجکل کوئی عاقل و ہوشیار شخص مسیحی معجزات پر حقیقتاً یقین رکھتا ہو؟ کیا ہر ایک شخص معمولی زندگی میں معجزات کے خیال کو بالکل رد نہیں کرتا ہو؟ جب ہم سنتے ہیں کہ کوئی صریح معجزہ واقع ہوا ہو مثلاً معجزات مقام لورڈ۔ یا رومی کلیسیا کے دیگر معجزات۔ تو کیا ہر ایک دانا شخص خواہ وہ مسیحی ہو یا نہیں۔ فوراً بلا امتحان اُنکو لغو جانکر رد نہیں کرتا ہو؟ کیا ہم اُنہیں صرف دھوکھا اور فریب نہیں ٹھہراتے اور کیا یہہ امر ظاہر نہیں کرتا ہو۔ کہ ہر ایک شخص تہ دل سے حقیقتاً معجزات کو رد کرتا ہو؟ نہیں ہرگز نہیں ٭ اگر کوئی آدمی بالکل انکار کرے کہ اس پچھلے زمانہ میں معجزات واقع نہیں ہوئے یا نہیں ہو سکتے ہیں۔ تاہم باوجود اس انکار کے انجیلی معجزات پر پورا یقین ہو سکتا ہو ٭ کوئی آدمی قبول نہیں کرسکتا ہو کہ آجکل آدمی براہ راست آدم کی مانند خدا سے پیدا ہوتے ہیں ٭ لیکن صاف ظاہر ہو۔ کہ یہہ بات آدمی کی ابتدائی پیدایش کے اعتقاد کے ساتھ کسی طریق پر ناموافق نہیں ہو ٭ کوئی شخص یقین نہیں کرتا ہو کہ زمانہ حال میں بطریق تبدیل صورت بندر سے آدمی بن جاتا ہو؟ تو بھی اس بات سے زمانِ ماضی میں تبدیل صورت کا خیال رد نہیں ہوتا ہو ٭ پیدایش اور تبدیل صورت کے ماننے والے خاص اپنے اپنے قیاس کے مطابق۔ آدمی کی بے مثال پیدایش و اصل کو مانتے ہیں۔ لیکن بعد اس کے کہ ابتداً عمل میں آئی۔ اور آدمی نیچر کے طریق میں داخل کیا گیا۔ وے دونوں مانسکتے ہیں کہ وہ معمولی فطرتی قوانین پر چھوڑا گیا ہو ٭ پس اسیطور پر عیسائی بھی بالاتفاق اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ مسیحیت اولاً معجزانہ طور سے درمیان میں آئی۔ اور دنیا کی زندگی کے طریق میں داخل کی گئی۔ لیکن بعد ازاں وہ بغیر معجزات کی مدامی دست اندازی کے۔ تواریخ کے معمولی قوانین پر چھوڑی گئی ٭ جو کچھ انسان اور مسیحیت دونوں کے ہستی میں لانیکو ضرور تھا۔ وہ اُنکے قیام و دوام کے لئے کسی صورت سے مطلوب و ضرور نہیں ہو ٭ بعد اسکے کہ بانی مسیحیت نے اپنی رسالت اور کلام کو کماحقہ معجزات سے ثابت کیا۔ تو یہہ ممکن ہو۔ کہ معجزات بغیر نقصان پیدا کئے موقوف کئے جائیں ٭ جب ایک غیر ملکی ایلچی ہمارے ملک میں پہنچتا ہو۔ تو ضرور ہو کہ وہ اپنی سکونت کے شروع میں اپنی اسناد دکھلاوے۔ تاکہ اپنی سفارت کو ثابت کرے۔ لیکن جب ایک مرتبہ اسکے منصب کو تسلیم کیا گیا اور علاوہ بریں ایک طور پر اس ملک کے حقوق اُسنے حاصل کرلئے۔ تو پھر اور زیادہ وہ اپنی اسناد کو لوگوں کی نظر میں نمایش نہیں کراتا۔ یا انہیں اپنی آستین پر نہیں ٹانکتا ہو ٭ (باقی پھر)

مراسلات

مقالہ پنجم در تحقیقات امکان و وقوع معجزہ

دفعہ ۱۱۔ مقالہ ۲ میں ہم یہہ امر قطعی ثابت کر چکے ہیں کہ حد مکانی سبب کی طالب ہو۔ اور کہ ضرورت مطلقہ محکوم سبب نہیں ہو سکتی۔ پس پہلا معجزہ خلقت اشیا محدود فی المکان کا ہو۔ قوانین فطرت کے غیر متغیر ٹھہرانیوالوں کو پہلے یہہ دکھلانا چاہئے کہ جوف بیحد میں شئ محدود بلا سبب کیونکر بنی ٭ دوسرے یہہ کہ محکومیت سبب اور اطلاق میں کیونکر موافقت ہوئی؟ اور اگر وہ یوں کہیں کہ غیر متغیر ہونا شئ قدیم کا اطلاق کی ضرورت کچھ نہیں رکھتا۔ تو تیسرے یہہ کہ جسکا جز تغیر پاکر فنا ہو سکے۔ تو پھر کل کیوں نہیں؟ اور جو عدم میں جاسکے وہ عدم ہی سے کس لئے نہ آسکے؟ عدم سامان وجود کسی شئ کا تو لاشک نہیں ہو سکتا۔ مگر قدرت خالقہ کو سامان کی کیا ضرورت ہو؟ ٭

دفعہ ۱۲۔ پادری بیلی صاحب بہت صحیح فرماتے ہیں کہ جس معجزہ کی یہہ چار شرطیں ہوں وہ جھوٹھا نہیں ہو سکتا۔

یعنی (۱) یہہ کہ وقت وقوعہ اپنے سے وہ بقید تحریر آیا ہو۔ (۲) یہہ کہ وہ تحریر ہمیشہ عام دستیاب ہونے کی قابل ہو۔ (۳) یہہ کہ اسکے وقوعہ کی یادگار کا میلہ دایمی قایم ہو جائے۔ (۴) یہہ کہ وہ میلہ بنام امر واقعی اس معجزہ ہی کے ہو نہ رائے کسی بزرگ کے۔ صاحب موصوف ان شرطوں کو فتح کے بڑے معجزہ پر لگاتے ہیں اور ہم اس بڑے کے صاحب نشان یعنی یسوع المسیح کی قیامت کی یادگار پیر تو اسپر جو کلیسیائے دنیا میں ہوتا ہے۔ غرض وخیال بیجا کے بدون بطلان اور دھوکے کا ہونا محال ہے۔ آوے مخالف اور غرض یا خیال بیجا کی یہاں گنجایش دکھلاوے اگر سکتا ہے۔ قیامت یسوع مسیح کے بارہ میں جو مخالف کہتے ہیں کہ یسوع دو تین گھنٹہ میں کیونکر مرگیا۔ جبکہ مصلوب کس دو تین دن بسا اوقات نہیں مرتا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ کوئی ڈولا چھدا ہوا زندہ رہا بھی وہ دکھلا سکتے ہیں تو دکھلادیں نہیں تو بتلادیں کہ وہ پانی اور لہو کہاں سے نکلا۔ اگر دل چھدے سے نہیں۔ پھر جو مخالف کہتے ہیں کہ قبر یسوع پر پہرہ جبکہ دوسرے دن کی فجر سے شروع ہوا تو رات گذری میں نہ معلوم کیا کیا ہو گیا۔ ہم پوچھتے ہیں کہ تب کونسا امر آسان تر تھا یعنی پتھر کو اُڑکا کر اور نعش کو دیکھکر پہرہ قایم کرنا یا باقرار غفلت خود خطرہ سزائے ہلاکت میں پڑنا؟ رشوت گو بڑے سے بڑے جرم سے بچا سکتی تھی تاہم وقت اس راہ میں پڑنے کی بھی پہرہ نعش کو دیکھکر لگانے سے کچھہ زیادہ ہی تھی۔ پھر وہ جو مخالف کہتے ہیں کہ گواہ اس مقدمہ کے کل دوست ہی تھے نہ غیر کوئی بھی۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اول کیا دوست کی گواہی قابل اعتبار نہیں اور دشمن کا انکار قابل اعتبار ہے؟ دویم دشمن کی گواہی بھی کوئی ڈھونڈا کرتا ہے؟ اور پھر جبکہ قیامت مسیح کو دیکھکر پولس کیطرح پر دشمن دشمن ہی نہ رہے تو گواہی دشمن کی کہاں سے کوئی لاوے؟ مخالف یہہ بھی بتاوے کہ جنہوں نے گواہی جی اُٹھنے مسیح کی دی۔ اگر وہ جھوٹھے تھے تو دنیا اور عقبیٰ میں کیا نفع اٹھایا؟ اور کہ جعلساز اور مجذوب اپنی اپنی بات کو ایسی بھی بنا یا کرتے ہیں کہ یقین دلانے میں شبہہ بھی رہجائے؟ جیسا وہ پہرہ کی بات دوسرے دن کی صبح سے کہتے ہیں اور گواہی دوستوں ہی کی بیان کرتے؟ یقیناً مخالف بیچے فلاسفر بالکل نہیں۔ بلکہ غرض کے اندھے ہوکر اعتراض کرتے ہیں۔

دفعہ ۱۳- ارچ بشپ وہیٹلی صاحب درست فرماتے ہیں کہ یسوع المسیح نے دین اپنا ساڑھے تین برس میں کیونکر قایم کردیا اسکا جواب منکر معجزات کا ہی دے۔ کیا وہ ظلم کرسکتا تھا۔ کیا وہ دُنیا کی دولت بخشتا تھا۔ کیا اس کا حاکمان میں رسوخ تھا۔ کیا وہ ایک دُنیا کا بڑا فلاسفر تھا؟ بجائے ظلم کرنے کے تو وہ مظلوم مارا گیا۔ دنیا میں وہ اپنے پاس بہت قلیل کچھہ رکھتا تھا۔ حاکمان کے بجائے ادنیٰ لوگوں سے ہی اسکی صحبت تھی۔ تعلیم اسکی فلاسفی دنیا سے بالا تھی۔ پھر اسنے غرور تقدس و برگزیدگی یہود بان وحکمت یونانیان وشجاعت رومیان کا کسطرح پر توڑ دیا؟ پس یا تو معجزات انجیلی مانو۔ یا اس فتح کو ہی معجزہ مانلو۔ معجزہ کے باہر تم کچھہ نہیں مانسکتے۔ اب ہم کچھہ ذکر نبوتوں لفظی کا کرینگے تصویری کو چھوڑکر۔

دفعہ ۱۴- باب ۹ دانیال کے ۷۰ ہفتہ کی خبر میں امور ذیل قابل توجہہ کے ہیں۔ یعنی اوّل یہہ کہ جبکہ لکھا ہے کہ یروشلم کے پھر بننے کا حکم نکلنے سے شمار ان ہفتوں کی ہوگی نہ ہیکل یروشلم سے۔ اور وہ وہی ایک حکم ہے جو نحمیاہ کے باب ۲- اور سنہ جلوس ارتخشتا بادشاہ میں صادر ہوا۔ جو ۴۵۴ سال یسوع المسیح سے پہلے کا ہے۔ تو باقی کل حکم متعلق ہیکل کے ہیں نہ شہر یروشلم کے۔ منشا اس نبوت کا یہہ بیان ہوا ہے کہ خطاؤں کا خاتمہ ہو اور گناہوں کا اتمام۔ بدی کا مصالحہ ہو۔ اور صداقت ابدی کا ظہور۔ رویات اور نبوتوں کو مہر بند کیا جائے اور اقدس کو مسح جو مارا جائیگا مگر نہ اپنے لئے۔ اب ۷۰ ہفتے کے ۴۹۰ سے لیکر ۴۹۰ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ دن ہفتہ مہینے سال اور صدی وغیرہ میں جز حاوی بر کل ہوتا ہے لہذا ۷۰ ہفتے کے اول وآخر سے چھہ چھہ دن یا سال کٹ سکتے ہیں یوں ۴۵۴ سال المسیح سے پہلے کے اور ۳۴ سال اسکی عمر کے ملاکر ۴۸۷ ہی پورے ہو جاتے ہیں۔ باقی رہی وہ خبر جو سزائے قاتلان یسوع المسیح کی ہے جو توبہ پر آمادہ نہ ہوئے۔ وہ جز اس خبر کا نہیں۔ بلکہ خبر در خبر بطور جملہ معترضہ کے ہے۔ اور اسی لئے وہ داخل تفصیل ۷۰ کی ہیں نہیں۔ چنانچہ وہ تفصیل یہہ ہے کہ ۷ ہفتہ میں کوٹ اور چوک بنائی جاینگے۔ ۶۲ ہفتے وقفہ درمیانی کے ہیں اور ایک میں سے آدھا تعلیم اور آدھا کفارہ المسیح کا ہے۔ پس سزائے قاتلان المسیح کی خبر ان ۷۰ ہفتوں سے باہر رہتی ہے۔

دفعہ ۱۵- مکاشفات کے باب ۹- آیت ۱ سے ۱۱ تک ایک عجوبہ خبر ہے کہ جسمیں خاص امور قابل توجہہ مفصل ذیل ہیں یعنی (۱) یہہ کہ ایک ستارہ آسمان سے گرا کر جسکو کلید قعر اسفل السافلین کے کھولنے کی دیگئی۔ جسمیں سے بڑی بھٹی کا سا دھواں نکلا۔ کہ جسنے آفتاب اور ہوا کو منغص کردیا۔ اور جس دھوئیں سے ٹیڈی نکلی۔ کہ جنکو درختوں اور گھاس کے تباہ کرنے کی اجازت نہ ہوئی مگر صرف اُنکی کہ جنکے ماتھے پر خدا کی مہر نہ تھی۔ گو درختوں اور گھاس کو بھی کچھہ ایذا دہ دینگی۔ الا موت سے امن رہیگا (۲) ان ٹیڈیوں کے نیش عقرب کے سے تھے۔ شکل جنگی گھوڑوں کی سی۔ آواز گھوڑ گاڑیوں کی سی جو جنگ میں دوڑیں۔ چہرے آدمیوں کے سے تھے مگر بال عورتوں کے سے۔ دانت ببر کے سے تھے اور بکتر لوہے کے سے۔ اور سنہری تاج اُنکے سروں پر تھے (۳) اُنکے دنبال

میں موت اُنسے بھاگے گی جو اُسکے طالب ہونگے (۴)۔ اُنکا ایک بادشاہ تھا کہ جسکا عبرانی میں آبدان نام تھا۔ اور یونانی میں اپلیان (یعنی ہلاکو) (۵) سختی اُنکی پانچ ماہ کے واسطے ہوگی اور صرف پانچ ماہ کے ❊

اب زمانہ اس افسوس کا جو اولین کہلاتا سرخ وسیاہ و زرد گھوڑوں کی آفت سے جو زمانہ المسیح سے لیکر زمانہ قسطنطین تک رہی - اور چار نرسنگوں کی آفت سے جو قسطنطین سے لیکر چھٹی صدی مسیحی تک رہی بعد میں آتا ہے - اور مکان اسکا ملک عرب ہے جیسا کہ ٹیڈی کو زبان مادر زاد یوحنا رسول کی میں عربا اسی لئے کہتے ہیں کہ عبران میں وہ عرب ہی سے آتی تھی - یہی ہمارے رسول کا معلوم ہوتا ہے ؛؛ آفتاب صداقت اور نور باصطلاح ملاکی (باب ۴) و انجیل یوحنا (باب ۱) المسیح یسوع کو کہتے ہیں - اور زبان مادر زاد یوحنا رسول کی میں روح اور ریح کے لئے ایک ہی لفظ ہے یعنی رُوَخ ؛؛ خلاصہ وہ و تعلیم اس فرشتہ کا الوہیت اقنوم ثانی اور ثالث کے برخلاف ہوگا - چنانچہ سورہ مائدہ و عمرٰن وغیرہ میں خاص تعلیم اسکی برخلاف تثلیث و اقانیم ثانی و ثالث کی الوہیت ہی کے ہے - درخت اور گھاس بمقابلہ نامہر شدوں کے رکھے گئے ہیں کہ جنکے ایذا کی اجازت اُسے تھی مگر ہلاک یا تباہ کرنے کی نہ تھی - اسیلئے مطابق سورہ توبہ کے ۴ ع میں دیکھا جائے جہاں لکھا ہے کہ علی العموم تو جو خدا اور قیامت کو نہ مانیں اور خدا اور رسول کے حرام کئے ہوئے پر عمل نہ کریں مار ڈالو ؛؛ اگر وہ نہ مانیں اور علی الخصوص اگر اہل کتاب جزیہ گذار اور خوار رہکر جینے چاہیں تو اور تکلیف اُنکو نہ دو - یوں مہر شدہ تو یہ درخت اور گھاس یعنی یہود اور نصارا ہیں باقی کل نا مہر شدہ - مہر شدوں میں سے اگر کوئی مارا گیا وہ کوئی دنیاوی معاملہ ہوگا - مثلاً جنگ دنیاوی - یا خباثت قلبی طرف ثانی کا - مگر نہ تکلیف دینی کے واسطے - چنانچہ سورۂ توبہ اسکی مانع ہے - حلیہ ان ٹیڈیوں کا یہہ بیان ہوا ہے یعنی کہ اُنکے نیش عقرب کے سے دموں میں تھے - یہہ تشبیہ تیغ سوزان خمیدہ بردان سواران کی ہے - شکل گھوڑوں اور آواز گھوڑ گاڑیوں جنگ میں دوڑتیوں کی سی دیکھئے سورہ انفال میں حکم بڑے بڑے گھوڑوں کے پالنے کا ہے - کہ جنکی دوڑ دور تک دھاک پڑجائے اور سورہ عادیات میں ہانپتے گھوڑوں کی قسم کھائی گئی ہے - جو تاخت میں ہانپتے تھے اور سورہ توبہ میں جنگ میں نجانے سے معذور وہی کئے گئے ہیں جو ناچار اور بغیر سواری کے تھے ؛؛ غرضکہ لشکر عرب کل سواروں کا تھا اور کارجنگ کی سواری تو گھوڑے ہی تھے - مگر باربرداری کے اونٹ اور گدھے اسیلئے سواروں کی شکل گھوڑوں ہی کی سی بیان ہوئی ہے - اور آواز تاخت اُنکی کی گھوڑ گاڑیوں کی سی - آدمیوں کے چہرے و نیز بال عورتوں کے سے - سورہ اقرا و ہود و رحمان میں لکھا ہے کہ قیامت کے دن کافر پکڑے آوینگے اُن کے سر کے بالوں سے جس سے رواج عرب سارا سر رکھنے کا قدیم معلوم ہوتا ہے کہ جسمیں ہاتھ پکڑنے کے لئے پڑے - سورہ بقر اور فتح میں جو حج میں سر منڈانے کی رسم لکھی ہے وہ ساری عمر میں فرض واحد ہے - دانت ببر کے سے - فقرہ واغلظ علیہم میں دیکھنے چاہئیں - بکتر لوہے کے واسطے - سرابیل سورہ نحل کے ملاحظہ ہوں - تاج زرین بر سران کی ابریشمی لنگیوں سے بھی مراد ہوسکتی ہے جو زرین رنگ رکھتی تھی اور ہوائے حکومت درسر سے بھی اُنکے دنوں میں موت اُسکے طالبان سے بھاگے گی جنکی بیشاں بہیں جو روان مائیں حرم کیجائیں اور زر و زمین لوٹ لیا جاوے انکو موت دلخواستہ کہانسے ملے ؟ اور جبکہ سورہ العمران میں یہہ بھی لکھا کہ بعض تم میں سے اسکے یعنی نبی عرب کے دیکھنے سے پہلے موت کے طالب ہوتے تھے مگر تم نے اسکو دیکھا تو اور کیا کچھ تکمیل اس امر کی میں باقی ہے ؟ نیز دیکھو سورہ انفال و توبہ و نسا و احزاب وغیرہ میں) اُنکے بادشاہ کا نام ہلاکو بتلایا گیا ہے - اسلام کے معلوم بجبر تسلیم کرانے کے ہیں جیسا کہ سورہ فتح میں ہے کہ تقاتلونہم او یسلمون کہ تم انکو قتل کروگے یا وہ تسلیم کرینگے - پانچ ماہ انکی سختی کے ہونگے ٹیڈی کی کل عمر نیچرلسٹ فلاسفر پانچ ماہ کی کہتے ہیں - اس سے اشارہ یہہ ہوئی کہ جیسے وہ روحانی ٹیڈی ہی ہیں ٹیڈی ہی کیطرح پر اُنکے ایام بھی متعدد ہی ہیں دوام کے واسطے وہ نہیں ❊

اب ہم دیکھنے چاہتے کہ منکران معجزہ جیسے نیچری صاحبان ہیں ہمارا دعوٰے کا کھانا کہاں کہاں دکھلا سکتے ہماری نیچر تو معجزہ کی ابتک منتظر رہتی ہے نیچروں میں بیہ اختلاف کیسا ہے - آیندہ انشا اللہ ہم خلاصہ اپنے ان مقالات کا لکھینگے ❊

راقم - عبید ہاشم - امرت سر

۱۳ جولائی ۱۹۰۱ء

میں کیونکر جانوں کہ تم مجھے پیار کرتے ہو؟

ہائے میں کہتا جو ہوں - دیکھو تمہارے لئے میں نے کیسے کیسے دُکھ سہے - تمہیں ابھی معلوم نہیں ؟

گو ہمارے مضمون کے پڑھنے والے ہم سے بہت دور ہیں - تو بھی ہم قیاس کی دوربین لگائے گھر بیٹھے ایک عجیب تماشا دیکھ رہے ہیں - کہ عنوان کے جلے پڑھا کئی ایک کے چہرے تمتمارہے ہیں - آنکھیں خون کیطرح لال ہوئی جاتی ہیں - پیشانی پر مارے غصے کے بل پڑ رہے ہیں - زبان

سے اگر کوئی کلمہ نکلتا ہی تو بس یہی- ایں نورافشاں اور یہہ نقرے توبہ توبہ ! اگرچہ اس غصہ اور غضب کا سودہم ہی ہیں- تو بھی ہم بڑے جوش سے اپنے غصہ فرما دوستوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جنکے دلوں میں نورافشاں کی غیرت تو ہی- مگر معلوم ہو کہ ان جملوں کے اقتباس سے ہمارا یہہ مطلب نہیں- کہ ہم الفاظ کی بندش- یا معشوق جفا پیشہ کا ناز و ادا- یا عاشق دل فگار کا حال زار- ناظرین کو دکھائیں نہیں ہرگز نہیں -

مراد ز ذکر اینہا مطلب آں است
کہ اینجا یسخے در کار ماں است

چند دن ہوئے کہ ہمیں اس زمانے کے ایک نامی گرامی مصنف کی تصنیف دیکھنے کا اتفاق ہوا- تھا تو وہ ایک قصہ- مگر ایسا نہ تھا جیسے پچھلے زمانہ کے قصے کہانیاں- جنکے بعض بعض حصوں کا پڑھنا نہ صرف عورتوں کے لئے ناجائز ہی- بلکہ اسیقدر مردوں کے لئے بھی- لیکن اس کتاب میں جسکا ہم ذکر کرتے ہیں- ایسے دو شخصوں کا حال مندرج ہی جنہوں نے اپنے اپنے دل کو ایک دوسرے کے ہاتھ فقط اداؤں کی قیمت پر بیچکر عمر بھر کے لئے رنج اور راحت کا شریک بنے- اور وفا میں ثابت قدمی دکھلانے کا وعدہ کیا ہی- خیر اس سے ہمیں کیا- ہمارا کام صرف سرخی کے سوال اور جواب سے ہی- اس سوال کو پڑھکر "میں کیونکر جانوں کہ تم مجھے پیار کرتے ہو؟" اس ضرورت کا خیال دل میں پیدا ہوتا ہی- جو ایک خاص حالت میں ہر ایک انسان کو اپنی صورت دکھاجاتی ہی- قدرت نے ہمارے دلوں پر ایک ایسا موٹا اور ضخیم پردہ ڈال رکھا ہی- کہ پیارے سے پیارا اور عزیز سے عزیز اسکو چیرنے- اور ہمارے خیالات سے واقف ہونے کی طاقت نہیں رکھتا- بیٹا باپ کے- باپ بیٹے کے- دوست دوست کے خیالات سے ہرگز واقف نہیں ہو سکتا- تاوقتیکہ زبان کو کام میں نہ لائیں- یہہ ایک ایسی ضرورت ہی جو ہماری زندگی کے ہر ایک رشتے اور علاقے میں موجود ہی- محبت اور اتحاد کا رشتہ چاہے کیسا ہی مضبوط ہو- لیکن اپنے دل کا حال جبتک خود نہ بتاؤ- کوئی نہیں جان سکتا- ماں کی محبت سے بڑھکر اور کون سی محبت ہوگی؟ پر وہ بھی اپنے بچہ کی بھوک سے واقف نہیں ہو سکتی جبتک کہ وہ خود بلبلا کر ظاہر نہ کرے کہ میں بھوکا ہوں- جورو اور شوہر زندگی بھر کی مسافت میں چاہے رنج ہو یا خوشی پستی ہو یا بلندی- افلاس ہو یا دولتمندی- گردشوں میں نہایت وفا سے ایک دوسرے کو تسلی دیتے- زمانہ کے دئے ہوئے زخموں پر محبت اور دلاسے کے مرہم لگاتے گذر جاتے ہیں لیکن یہاں بھی یہہ ضرورت موجود ہی- ہزاروں ایسے دوست ہم نوالہ اور ہم پیالہ دیکھنے میں آتے ہیں- جو ایک دوسرے سے کوئی بھید پوشیدہ نہیں رکھتے- چھوٹی سے چھوٹی بات بھی جسکے ظاہر کرنے سے انکی یگانگت میں کچھ فرق نہیں آسکتا بے بتائے نہیں رہتے- اور ایک دوسرے پر جان فدا کرنے کو تیار ہوتے ہیں- پر وہاں بھی یہہ ضرورت حاضر ہی -

چاہے ہم قصہ نویسوں کو برا ہی سمجھیں- لیکن ایک بات تو ہمکو ضرور ہی ماننی پڑتی ہی- جسطرح سرجن یہہ جانتا ہو کہ دل کی یہہ شکل ہی- اسمیں اتنا خون ہی- اتنے وقت میں اتنی حرکت کرتا ہی- اسیطرح یہہ بھی یعنی شاعر اور قصہ نویس کسیقدر دلوں کے ان علاقوں سے واقف ہوتے ہیں جو وہ جسم کے ساتھ نہیں پر خیال اور وہم کے ساتھ رکھتا ہی- سچ ہی- عدم سے ہستی کیطرف آتے وقت نیچر انکو قسم قسم کی پیالیاں طرح طرح کے رنگوں سے پر دیتی ہی- اور ساتھ ہی یہہ کہدیتی ہی- لو جاؤ صفحہ تجربہ پر انسان کے رنج و غم- شادی اور خوشی- قہر اور غصہ- کمزوری اور لاچاری زور آور طاقت کی جیسی تصویر کھنچی ہوئی دیکھو- ویسی تم بھی اپنے ذہن چند ادا و اوساں رنگوں کے استعمال سے کھینچکر دکھایا کرو- مگر افسوس انمیں سے اکثر اس عطیہ بیش بہا کو بہت برے طور پر برتتے ہیں- ہاں تصویر تو بہت کھینچے ہیں اور ہم یہہ بھی مانتے ہیں کہ انکی مصوری اپنی قسم میں بڑھکر ہوتی ہی- لیکن جس پیرایہ میں وہ اسکو دکھاتے ہیں- یا جو آئینہ اسپر جڑھاتے ہیں- وہ صاف اور عیب سے بری نہیں ہوتا- یا تو جگہہ جگہہ بداخلاقی کے پتھر لگا کر ٹوٹا ہوا ہوتا ہی- یا کسی اور قسم کی گرد اسپر لگی ہوتی ہی- کاش ہمارے آجکل کے شاعر جیسی اخلاق کی صورت دیکھتے ہیں- ویسی چمکتی جھلکتی اسکی فوٹو بھی کھینچکر دکھائیں- ان لفظوں میں کہ "میں کیونکر جانوں تم مجھے پیار کرتے ہو؟" کیا ہی ٹھیک اور سچی تصویر ہماری کمزوری کی کھینچی ہوئی ہی- اور تجربہ یہہ کہکر شہادت دے رہا ہی- سچ ہی ہم کسی کے دل کا حال ہرگز نہیں جان سکتے- جبتک کہ وہ خود نہ بتائے- ہمارے عنوان کے حبیب نے طرح طرح کے حادثے سہے- ہزاروں رنج جھیلے- گھر بار چھوڑ چھاڑ کر خانہ ویران ہونا منظور کیا- لیکن تو بھی اسکے محبوب کو اسکی محبت کی خبر اب تک نہیں ہوئی- کیوں؟ کبھی بتلایا نہیں- خواہ کوئی کوہکنی میں جان شیریں برباد کرے- خواہ جنگلوں میں دیوانہ وار مارا مارا پھرے- اور بھوک پیاس سہے- یہانتک کہ سوکھ کر کانٹا سا رہجائے- خواہ اتھاہ سمندر میں گر کر زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے- لیکن جبتک اس شخص کو- جسکے لئے یہہ سب تکلیفیں گوارا کیں- یہہ معلوم نہ ہو کہ ان سب مصیبتوں کا باعث میں ہوں تب تک کبھی اسکی آنکھ سے غم کا آنسو دل سے درد کی آہ- لب سے افسوس کا کلمہ نہ نکلیگا- اگر اس مضمون کے پڑھنے والوں میں سے کوئی باپ ہونیکا رتبہ رکھتا ہو- تو ذرا سی دیر کے لئے لوٹ کر اپنی طفلی کی ہولی زندگی پر نظر ڈالکر دیکھے- کیا اسمیں کوئی ایسا موقعہ اسے نظر نہیں آتا جبکہ وہ اپنے بیٹے کی چال وچلن کے- یا اسکے ادھر ادھر آوارہ رہنے کے- یا کسی اور معاملہ کے متعلق

کوئی بات دریافت کیا چاہتا تھا - پر بیٹا بات کو چھپاتا تھا - ہاں اگر کوئی ایسا موقعہ نظر میں ہو تو یاد کرے کہ اُسکے گزر کرنے اور بات کے صحیح صحیح بتانہ دینے پر اس کے دل پر کیا کچھ گذرتا تھا - کیا برچھیاں نہ چلتی تھیں اور کیا بار بار یہہ آواز نہ نکلتی تھی - ہائے اگر میرا بس چلتا تو اسکے دل کا ایک ایک کونا دیکھ ڈالتا - پر کچھ نہ کر سکتا تھا ٭ (باقی پھر)

طالب الدین - از لاہور

کارسپانڈنس

جناب ایڈیٹر صاحب -

تسلیم - مندرجہ ذیل بقیہ مضمون کو درج نور افشاں فرما کر ممنون فرماویں ٭

(۱) ہم نظیر کے طور پر اسوقت اخبار نویسی کی موجودہ حالت کو ناظرین کے پیش کرتے ہیں اور اُنسے انصاف چاہتے ہیں - کہ شریفانہ چال اور بھکڑ رفتار رکھنے والے اخبارات کا بالمقابلہ کیا حال ہے - ہمیں افسوس سے نتیجہ نکالنا پڑتا ہے - کہ عام تعلیمیافتہ گروہ کا - جنہیں اعلیٰ تہذیب کا فخر ہے - عموماً انہیں زبان دراز مزخرفات کیطرف زیادہ میلان طبع ہے - جو قومی اور مذہبی پیشوا یا مصلحان پر سخت ذلیل کرنیوالے الفاظ سے حملہ آور ہوتے ہیں - یا افراد قوم پر ناشایاں اور شرمناک طریق سے اُنکی خدا داد عزت و تمکنت کا ازالہ کرتے ہیں - ورنہ کیا مجال تھی کہ خیر خواہان ملک کو خون رلانیوالے واقعات آج ملک کی قدردانی سے اسقدر وسیع ہوتے - ملک کے چاروں طرف مذہبی تفرقہ اور اُسکی خانہ ساز تفریق و تقسیم نے قومی اتفاق و یگانگی٭ Nationality ٭

میں فرق عظیم آنے لگا - اور اگر کوئی دن یہی حالت رہی - تو ہمکو مہذب ہندیوں کو ایک وحشی اور تاریک حصہ افریقہ کے مانند اپنا گوشت خود کھاتے ہوئے دیکھنا کوئی تعجب کی بات نہیں ہوگی ٭

(۲) افسوس کا مقام ہے - کہ ملک کا سنجیدہ اور فہیم حصہ بھی ایسے متعدی امراض مہلک کے پھیلانیوالے مادہ کے اخراج کی کچھ پروا نہیں کرتا - بلکہ اسکے فاسد مواد کی ترقی میں معاون ہے ٭

ہم آیندہ پرچہ میں اسکا کامل ثبوت دینگے ٭

راقم - پنڈت رادے لال طالب علم

جنڈیالہ کرسچن ایجوکیشنل فنڈ

مولوی صفدر علی صاحب نور افشاں کے وسیلہ ہم سے یہاں کے فنڈ کا حال دریافت فرماتے ہیں - یہہ ایک چھوٹی سی کلیسیا ہے جس کے شرکاؤں کی تعداد بہت کم ہے فقط ۷ آدمی ہیں جو سب کے سب اس فنڈ کے شریک ہیں - چونکہ آپ اس فنڈ کا حال ضرور معلوم کرنا چاہتے ہیں اسلئے مفصل طور پر عرض کرتے ہیں :-

نام شرکا	ماہواری چندہ
مولوی نور الدین صاحب -	۴/
ڈاکٹر یوحنا صاحب -	۲/
بھائی عزیز الدین صاحب -	۱/
بھائی سلیمان صاحب -	۱/
بھائی چندا سنگھ صاحب -	۱/
میاں خیر الدین صاحب -	۱/
سکرٹری فنڈ ہذا -	۴/
میزان کل	۱۴/

ہمارا فنڈ فقط ماہ جون سے قایم ہوا ہے جو چندہ کہ وصول اور خرچ ہو چکا ہے اُسکا مفصل حساب یہاں ہمارے پاس موجود نہیں - پر پھر کسی وقت ہدیہ ناظرین کیا جاویگا ٭

فی الحال اسقدر کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے پاس ۵ر ۹ پائی موجود ہیں - ارادہ ہے کہ یہہ حساب (جو کچھ کہ ہو) پوسٹ آفس سیونگ بینک میں جمع رہا کرے ٭

ایک شخص غریب مسیحی جنڈیالہ کے علاقہ کا باشندہ ملک برہما کو نوکری کے واسطے گیا ہوا ہے - اسکی بیوی اور بچے جنڈیالہ زنانہ مشن کے احاطہ میں رہتے ہیں اسکا ایک لڑکا بگو نامی قریباً دس برس کی عمر کا اپنی والدہ کے ساتھ رہتا ہے - یہاں کے مسیحیوں میں سے سب سے غریب خاندان یہی ہے اسلئے فنڈ مذکور کے شرکا نے خیال کیا کہ اس لڑکے کی تعلیم کا بندوبست کیا جاوے - چونکہ جنڈیالہ میں کوئی مشن سکول نہیں ہے اسلئے اسے یہاں کے گورنمنٹ سکول میں داخل کر دیا - فی الحال وہ لوئر پرائمری میں تعلیم پاتا ہے - اسکی ماہواری فیس اور کتابوں و پوشاک کا خرچ ہماری فنڈ کے ذمہ ہے - یہہ نہیں کہا جاتا کہ یہہ بندوبست کبتک کے واسطے ہے پر جبتک کہ فنڈ مذکورہ قایم ہے یا جبتک کہ قائم کنندگان کا وجود ہے تبتک اُمید ہے کہ برابر یہہ سلسلہ جاری رہیگا ٭

یقین ہے کہ ہمارا نجات دہندہ مولوی صفدر علی صاحب کے اس نیک ارادہ میں مدد دیگا - اور کہ مولوی صاحب ان تکلیفوں کے سبب جو اُنکے سامنے آتی ہیں پیچھے نہ ہٹینگے بلکہ خداوند کے جلال اور اسکی قوم کی بھلائی کی خاطر جو کچھ کر سکتے ہیں کرتے جائیں گے ٭

راقم - ناردو والیہ

جنڈیالہ

۲۷ - جولائی ۱۸۹۱ء

منقولات

افسوس کی بات ہے

کلکتہ میں عید کے دن ہندو مسلمان لڑتے لڑتے رہ گئے:. بڑے بیوقوف ہیں کیوں نہ لڑے:. ذرا ذرا کھوپڑیوں سے خون نکل جاتا تو مزاج کا تنقیہ ہوجاتا:. وکیلوں کا بھلا ہوتا۔ ڈاکٹروں کو فایدہ پہنچتا۔ گواہوں کی خوشامد کرنی پڑتی۔ کچہری کا راستہ خوب یاد ہوجاتا۔ حاکم کے سامنے آنے جانے سے جھجک کھلتی۔ قسم قسم کی تحریروں سے واقفیت ہوتی:. بالفرض اگر جرمانہ ہوجاتا تو سرکاری خیرخواہوں میں شامل ہوجاتے:. جیلخانہ ہوجاتا تو مکان کے کرایہ نوکروں کی تنخواہ اور گرانی غلہ سے بچتے۔ سرکاری ملازم رات دن ورزش کراتے جسم مضبوط ہوجاتا:. افسوس کہ ہندو مسلمانوں نے کتنے فایدے کھوئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آیندہ کو ایسے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دینگے:. سب جانے دو کچھ بھی فایدہ نہ ہوگا تو کیا ناموری اور شہرت بھی نہ ہوگی؟ پانیر میں تمہارا نام موٹے حروف میں شایع ہوگا۔ فولس کیپ کاغذ کے پچاسوں صفحوں پر تمہارے اظہارات لکھے جاینگے۔ اور ہم اپنی جانب سے وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارا نام مفتوں اپنے اخبار میں چھاپا کرینگے۔ اس سے زیادہ تمہیں اور کیا چاہئے؟ سوچ لو تم نے کیسی بڑی غلطی کی۔ آیندہ کے لئے کان پکڑو تھوک کو چاٹو۔ ناک زمین پر رگڑو۔ توبہ کرو منہہ پر اپنے ہاتھ سے تھپڑ مارو:. دیکھو ہم تمہارے کیسے خیرخواہ ہیں! ہم سے زیادہ تمہارا خیرخواہ کون ہوسکتا ہے؟ ہم ہر طرح شکریہ کے مستحق ہیں:. کیا مولوی عبدالجبار صاحب یا حاجی نور محمد ذوکریا صاحب شکریہ کے مستحق ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں:. انہوں نے آپس میں صلح کرا کر تمہاری ناموری اور شہرت حاصل کرنے کی کوشش پر خاک ڈالدی!!! ✦

از اخبار عام

انتخاب اخبارات

چرچ مشنری انٹیلیجنسر لکھتا ہے کہ "ایک عیسائی بیوہ نے اپنی چھوٹی بیٹی ایک رنڈی کے ہاتھ چالیس روپیہ پر فروخت کی اور خود مسلمان ہوکر ایک محمدی کے ساتھ نکاح کر لیا:. اس عورت نے کچہری میں بیان کیا کہ میں غریب ہوں اور اس قابل نہیں کہ اپنی چھوٹی بیٹی کی پرورش کروں:. بمبئی مجسٹریٹ نے وہ چھوٹی لڑکی اُس رنڈی کے سپرد کی کیونکہ رنڈی نے اقرار کیا تھا کہ میں بروقت بلوغت اسکی شادی کرونگی:. مگر جاتے ہی ایک شخص کے ساتھ اسکا نکاح کر دیا:. لڑکی کی بڑی بہن نے یہہ سب حال معلوم کرکے پادری صاحب سے مدد مانگی جنہوں نے پبلک پراسیکیوٹر سے کل کیفیت بیان کی جسکی کوشش سے پولیس سپرنٹنڈنٹ نے اس رنڈی کے مکان کے چاروں طرف اپنے کنسٹیبل لگائے تاکہ وہ لڑکی کو کہیں چلانہ دے:. مجسٹریٹ صاحب کے ہاں سے تلاشی وارنٹ لیا گیا۔ اور پولیس نے مکان میں گھسکر لڑکی کو نکال کر کچہری میں حاضر کیا:. کچہری میں یہہ بات ثابت ہوئی کہ یہہ رنڈی بدکار ہے اور اس لڑکی کا نکاح جو اُسنے کرادیا ناجایز ہے۔ کیونکہ قانوناً ناممکن نہیں کہ کوئی نابالغ عیسائی لڑکی کسی مسلمان کے ساتھ بیاہی جاوے:. مجسٹریٹ صاحب نے (جو پہلے دھوکا کھا گئے تھے) یہہ فیصلہ کیا کہ اس لڑکی کا باپ جو مرگیا عیسائی تھا۔ پس یہہ لڑکی سن بلوغت تک اسکی عیسائی بہن کے سپرد کیجائے:. اسطرح رنڈی کی سازش اکارت گئی" ✦

رفیق نسواں لکھنؤ رقمطراز ہے کہ لکھنؤ کے بہت سے اصحاب کالیستہہ نے عاقبت اندیشی کی راہ سے شراکت آریہ سماج سے مستعفی ہوکر بذریعہ درخواست اپنے بزرگوں کے طریقوں پر ثابت قدم رہنے کا اقرار و اظہار کیا۔ اور وہ بخوشی بھر برادری میں شامل اور قبول کئے گئے۔ مگر چند اصحاب قوم ہنوز تفرقہ قومی ڈالے ہوئے ہیں اور کسیوجہہ سے یکسوئی نہیں پیدا کرتے۔ بعض نہیں سے ایسے ہیں کہ نہ آریہ سماجیوں کے طریقہ پر چلتے ہیں اور نہ سناتن دھرم کے طریقہ کے پابند ہیں:. بہرحال نتیجہ خراب معلوم ہوتا ہے ✦

روس کے اخبارات نے انگلستان میں شہنشاہ جرمن کے پرجوش استقبال اور اُنکے اسپیچ کے فقرات صلح و شکریہ آمیز پر بڑا غصہ ظاہر کیا ہے۔ اور دھمکاتے ہیں کہ انگلستان اگر کسی یورپین طاقت سے روس کے خلاف معاہدہ کریگا تو روس اسکو بڑا ضرر پہنچایگا گویا ابتک گورنمنٹ روس انگلستان کو فایدہ پہنچاتی رہی تھی۔ اب کے ہندوستان میں غدر ہوگا تو سوا روس کے کوئی انگلش قوم کی مدد کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور وہ نہ پہنچے تو سارے انگریز میں ڈالے جائینگے۔ بقول تہذیب ہندوستان تو اب ایسا جاہل نہیں رہا کہ اُس سے غدر کا اندیشہ ہو۔ خیر بہرحال ہم اُنکے شکرگذار ہیں۔ لیکن روس پہلے اپنی ہی خیر منائے کیونکہ نہلسٹوں کے فساد بڑھتے جاتے ہیں۔ اپنے لئے تو کوئی دوست ڈھونڈلے ✦

بقول رفیع الاخبار محبوب القلوب حیدرآباد نے ایک خریدار کا عجیب حال لکھا ہے کہ انکی تنخواہ ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار ہے۔ انکے نام اخبار عرصہ سے جاری

ہو - لیکن جب قیمت کا مطالبہ ہوا تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت! - آجتک بہت سے رسالے اور گلدستے - اور اخبار ہمارے پاس آئے لیکن کسی کی قیمت نہیں دیگئی ؛ آپ بھی یہی سمجھ لیجئے - کہ ان تلوں میں تیل نکلنا محال ہے - البتہ میں اخبار کا قدرشناس اور شوقین ضرور ہوں ؛ لیکن گر جان طلبی ہم ولیکن زر می طلبی سخن درین است ؛ یہہ تنخواہ دار ہندوستانیوں کا حال ہے تو بیچارے غریب کہاں سے ادا کرینگے - نہیں جناب اخبار بینی کا شوق ہو تو جہاں پتنگ بازی اور بٹیر بازی کے لئے خرچ نکل آتا ہے وہاں دو روپیہ سال قیمت اخبار کے لئے بھی نکل سکتا ہے - لیکن شوق ہونا چاہئے ؛

ہمعصر پنجاب لکھتا ہے کہ کلیسیائے بابل کے مشہور آرچ ڈیکن آج کل ہندوستان کی سیر کر رہے ہیں - وہ مختلف حصوں میں پھر چکے ہیں - اور پشاور تک ہوآئے ہیں جہاں انہوں نے فارسی زبان میں اس عنوان پر لکچر دیا - "قرآن سے مسیحی دین کا ثبوت" اب آپ امرتسر میں تشریف لائے ہیں - اور امرتسر کے بزرگ مسیحی جناب مسٹر عبدیاہ اعظم صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر پنشنر کی کوٹھی پر ٹھہرے ہیں ؛ صاحب موصوف پچیس تیس برس کے نوجوان ہیں - تیرہ زبانیں جانتے ہیں - مگر بالعموم فارسی میں تقریر کرتے ہیں - آپ کا طریق کلیسیائے یونان سے ملتا ہے - اور پطرس اعظم کو مانتے ہیں - بقول رپورٹر ہمعصر موصوف آپکے خیالات میں پرانی رنگت ہے - نئے جلوے ابھی تک نہیں پہنچے ؛

گوہر آصفی کلکتہ رقمطراز ہے کہ پھلواری ضلع پٹنہ سے خبر آئی ہے کہ کسی رتھ جاترا کے نکلنے پر ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان سخت ہنگامہ ہوگیا - چونکہ اسکی نسبت ہمارے پاس کوئی تحقیق خبر نہیں آئی ہے - اس لئے ہم اپنی رائے فی الحال ظاہر نہیں کرسکتے - بس لیکن اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ دونوں قوموں کے تعصب سے دیکھئے ابھی کتنے واقعات کی اور بھی خبریں آئی ہیں ؛

اخبار قیصری بحوالہ آئینہ ہند لکھتا ہے کہ لاہور میں ایک کہنہ مکان گرنے کے وقت سانپ کے گیارہ انڈے ایک جگہہ نکلے - یہہ انڈے مرغی کے انڈے کے برابر دور تھے اور لمبائی میں کچھ اس سے زیادہ - جب یہہ انڈے توڑے گئے تو آدھ آدھ گز کے سانپ کے بچے نکل کر فوراً ادھر ادھر بھاگنے لگے ؛

جنڈیالہ کے نزدیک ایک میلہ میں مسیحیوں نے بڑے زور شور سے خدا کا کلام سُنایا - کتابیں تقسیم اور فروخت کیں - اس میلہ میں سکھوں اور جھتروں میں اسقدر لٹھ چلے کہ گویا ایک قیامت برپا ہو گئی - تمام میلہ کو ہلا دیا - آخرکار جھتروں نے ایک سکھ کو زخمی کیا اور ایسے روپوش ہوئے کہ پولیس کو کہیں پتہ نہ ملا ؛ گرو بھانا کا نہر کا بنگلہ یان کے مشن کو مل گیا ہے جسمیں جنڈیالہ کیطرف سے ایک مشن کھولا جائیگا ؛

ہمارے معزز نامہ نگار چنبہ سے لکھتے ہیں کہ یہاں بارش کا بڑا زور ہے - گرمی رفع ہوگئی ہے - راجہ صاحب اُوپر کے پہاڑوں میں شکار کے لئے تشریف لے گئے ہیں ؛ ریاست کیطرف سے دو نئے ہسپتال کھلینگے جنکے لئے ڈاکٹر بھی آگئے ہیں ؛ ایک عورت پر بھالو نے حملہ کیا اور اس کا چہرہ بگاڑ دیا ہے ؛ شام سنگھ ہسپتال جو نیا بنا ہوا ہے - اسکی عمارت لاہور کے میو ہسپتال کے سوا پنجاب میں بےنظیر ہے ؛ راجہ صاحب نے چوگان کے کل مندر گرا دیئے ہیں - ہندو لوگ چپ چاپ دیکھ رہے ہیں ؛

بقول کوکب ہند ہندوستان میں ذات کی عجیب تبدیلی ہوتی جاتی ہے ؛ بمبئی میں گوڑ برہمنوں نے علم میں بڑی ترقی کی ہے - انہیں سے ڈاکٹر بھنڈارکر نے اپنی بیوہ لڑکی کا بیاہ دوبارہ کرایا تو انکی ذات کے لوگوں نے انہیں ذات سے خارج کر دینے کی کوشش کی ؛ جب پنچایت فراہم ہوئی تو یہہ بھی معلوم ہوا کہ انہیں سے ایک شخص جو ڈاکٹر ہے پارسیوں کے ساتھ کھاتا پیتا ہے - اور وہ شخص فریقین کی جماعت میں شریک ہیں ؛ یہہ چاروں آدمی بہت زبردست ہیں اور انہوں نے پنچایت میں اپنے ہمخیال اور ساتھی اتنے جمع کئے کہ مخالفوں کی کوئی بات پیش نہ گئی ؛

مہر نیمروز ناقل ہے کہ ہمکو معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ صوبہ بھانڈیور ضلع گوالیار کے صوبہ عنایت اللہ خان صاحب رئیس رامپور نے - جو ریاست گوالیار کے ملازم قدیم اور جری و بہادر شخص ہیں - جنرل اعظم الدین خان کے ایک قاتل کو گرفتار کیا ہے - جسکے نام میں اختلاف ہے - بعض حمید اللہ خان کہتے ہیں اور بعض کچھ اَور نام بتلاتے ہیں ؛ یہہ شخص صوبہ صاحب موصوف کے مکان پر آکر ٹھہرا اور مفصل حال بیان کیا - جس بیان پر صوبہ صاحب نے کچھ خیال وطن یا جان پہچان وغیرہ کا نہ کرکے فوراً اسکو گرفتار کرکے کونسل پنجی گوالیار میں چالان کردیا ؛ چونکہ ملزم اقراری ہے غالباً اسکا چالان عدالت رزیڈنسی گوالیار میں ہوا ہوگا ؛ بیان کیا گیا ہے کہ مسٹر بل نے بھی چند قاتل گرفتار کئے ہیں جنکے نام یہہ ہیں - عزن خان ولایتی - بھوندے خان - حمایت علی - عنایت اللہ - یہہ لوگ اصل مدعا علیہ بیان کئے جاتے ہیں حمایت علی اور عنایت اللہ عبداللہ خان کے ملازم ہیں اور بھوندے خان ریاست کے فوج کے ملازموں میں سے ہے - اور ایک شخص جمال الدین نامی ملازم فوج ریاست مفرور ہے - شاید یہہ وہی شخص ہو جسکا اوپر ذکر ہوچکا - اور جسکے نام میں شک بیان کیا جاتا ہے ؛ یہہ سب ملزم ماخوذ شدہ کمیشن کے سامنے پیش کئے گئے جہاں انپر جرم کا ثبوت پایا جاتا ہے - اب ہمکو منتظر رہنا چاہئے کہ کمیشن کی نشست کا کیا نتیجہ پیدا ہو - درصورت صحت خبر گرفتاری صوبہ صاحب مستحق انعام ضرور ہیں ؛

تاج الاخبار بحوالہ شملہ نیوز ناقل ہے کہ دو مسلمان جوانوں کو اسواسطے ماخوذ کیا گیا کہ انہوں نے بمقام چادر گھاٹ

(حیدرآباد) دولیڈیوں مس سمتھ اور مس گوڈال صاحبہ کو چھیڑا تھا۔ مقدمہ اسسٹنٹ مجسٹریٹ حیدرآباد کی عدالت میں پیش ہوا۔ ایک مسلمان پر ۲۰ روپیہ جرمانہ ہوا اور دوسرا بری کیا گیا۔ آیندہ کو فہمایش کی گئی کہ ایسی حرکت نکریں +

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

بنگال گورنمنٹ نے یہہ تجویز کی ہو کہ اگر کوئی چوتھی یا پانچویں مرتبہ چوری کے جرم میں ماخوذ ہو کر عدالت میں پیش ہو تو اُسکو عبور دریائے شور کا سزایاب کرنا چاہئے تاکہ اوروں کے لئے عبرت ہو +

قبل ایک سال لنڈن اور ابرڈین کے مابین جو ۵۴۲ میل کا فاصلہ ہو ٹرین ۱۲ گھنٹے میں پہنچتی تھی۔ اس سال اُمید ہو کہ ۱۰ گھنٹے میں پہنچا کریگی۔ جو ۵۴ میل فی گھنٹہ کے حساب سے چلیگی +

روس میں یہودیوں کا سا ظلم دیگر غیر مذاہب رعایا پر بھی برپا جانیوالا ہو۔ یہودیوں سے دوسرے نمبر پر مسلمان رعایا ہو۔ اُنکی بھی خرابی کے درپے ہو۔ تاتاریوں کے حقوق و مراعات چھن گئے۔ قرآن میں ویسٹر(؟) کی گئی +

شہنشاہ جرمنی کے داخلہ لنڈن پر سڑک کے ہر دو جانب فوج قطار بند تھی۔ جو فوجی نمایش دکھائی گئی۔ اسمیں کل پچاس ہزار سپاہ شامل تھی۔ اسمیں ۲۰ ہزار والنٹیر اور ۳۰ ہزار سپاہ جنگی تھی +

جرمنی کے ڈاکٹر کوخ نے تسلیم کیا کہ اُنکا جدید علاج تپ دق مجرب نہیں ہو۔ چنانچہ اس ناکامی کے باعث وہ تمام سرکاری عہدوں سے مستعفی ہو گئے +

شیخ جمال الدین جو شام میں قتل کیا گیا اُسکی نسبت بعض لوگوں کا بیان ہو کہ واں کی لوکل گورنمنٹ کے حکم سے مارا گیا ہو۔ یہہ شخص مہدی کو اپنا شاگرد بتلاتا تھا اور نہایت چالاک آدمی تھا +

سلطان زنجبار ایک افتتاح کی رسم ادا کرنے مکان کو جا رہے تھے کہ سلامی کی توپوں کی آواز سے گھوڑے بھڑک گئے۔ سلطان گاڑی میں سے کود پڑے۔ سر اور پیر میں ضرب آئی +

ایک اخبار لکھتا ہو کہ دس سال پہلے جو عربوں کی تجارت بردہ فروشی کی تھی سب دور ہو گئی۔ قاہرہ یا کسی حصہ مصر میں اب بردہ فروشی نہیں پائی جاتی۔ لونڈی غلاموں کو آزادی حاصل ہوتی جاتی ہو +

کربہ متصل کابل میں امیر صاحب کا معتبر محمد ہاشم خان قتل کیا گیا۔ امیر صاحب نے اس جرم میں مقام مذکور پر ۱۰ ہزار روپیہ جرمانہ کیا۔ علاوہ ازیں وہاں کے رئیس محمد شاہ خان کو پھانسی دیگئی +

ریاست کشمیر کے سپہ سالار راجہ رام سنگھ کیواسطے انگریزی فوج میں آنریری لفٹننٹ کرنل کا عہدہ تجویز کیا گیا ہو جو گورنمنٹ کی مہربانی اور راجہ صاحب کی عزت کی عمدہ دلیل ہو +

نظام حیدرآباد اور مہاراجہ جیپور نے کانفرنس صحت لنڈن کو ایک ایک ہزار روپیہ دیا۔ مہاراجہ صاحب بڑودہ اور مہاراجہ صاحب بھاؤنگر نے بھی ایک ایک ہزار دیا ہو +

بقول سفیر ہند دہلی میں ایک بھینس کے عجیب بچہ پیدا ہوا جسکے دو منہہ صاف نظر آتے تھے۔ قریب ایک گھنٹہ زندہ رہکر مر گیا۔ سُنا گیا کہ یہہ عجائب خانہ دہلی میں رکھا جائیگا +

نگینہ میں ایک نالایق شخص نے ڈبل پیسے پر بازار بھر ایک طوائف کو دیا مگر پکڑا گیا جو شخص ایک گناہ کا مرتکب ہوا اسکے ساتھہ دوسرا گناہ کرنیکی ترغیب آسانی سے ہوتی ہو +

کلکتہ:- حاجی غلام رحمان ساکن کڑا پہ پوچر کے گھر میں دو ہفتے ہوئے کہ ایک ساتھہ تین لڑکیاں پیدا ہوئیں اور وہ ہنوز صحیح سلامت اور زندہ ہیں +

علی پور۔ ایک کوچمین کی کمسن جورو نے اسوجہہ سے اپنے گلے میں پھانسی لگا کر خودکشی کی کہ اُسکے شوہر نے اسکے میکے میں جانے سے منع کیا تھا +

مرادآباد کے ایک درزی نے پولیس کے مظالم سے تنگ آکر ایک کانسٹبل کو قتل کر ڈالا۔ بقول تاج الاخبار جب سرکار پولیس کے ظلموں کا کچھہ انسداد نہیں کرتی ہو تو یہہ نوبت پہنچتی ہو +

مسٹر وار برٹن صاحب بہادر کی طرف سے سردار دیال سنگھ صاحب کے نام پچاس ہزار روپیہ کا دیوانی استغاثہ ۲۳ جولائی کو دایر ہو گیا۔ اسمیں بڑے بڑے معزز یورپین اور دیسی عہدہ دار شہادت کے لئے پیش ہونگے +

لاہور کی کمپنی ڈرمیرے کے دیوالیہ ہونے کی خبر مشتہر ہو چکی ہو۔ اب معلوم ہوا کہ کل اسباب نیلام ہوگا۔ جسکی قیمت کا تخمینہ صاحب ڈسٹرکٹ جج نے ساٹھہ ہزار تجویز کیا ہو۔ دیکھئے کیا وصول ہو +

رفیع الاخبار لکھتا ہو کہ بنارس کی میونسپلٹی نے حکم جاری کیا ہو کہ سڑک کے اوپر جو کتے نظر آویں سب گرفتار کئے جائیں۔ پلے ہوئے کتوں کے گلے میں پٹہ اور اُسپر مالک کا نام کندہ ہونا چاہئے۔ یہہ عمدہ انتظام ہو +

دہلی۔ ۱۹ جولائی کو روح اللہ خان کی سرائے کی چوکی پر ڈاکہ پڑا۔ کئی آدمی زخمی ہوئے۔ سُنا ہو کہ ایک عورت کے بھی چوٹ آئی ہو۔ ڈاکو لوگ تخمیناً ایک ہزار روپیہ کا مال لے گئے پولیس تحقیقات کر رہی ہو +

پٹیالہ کے سکولوں میں طالب علموں سے فیس نہیں لیجاتی تھی۔ لیکن بقول تاج الاخبار اب پرنسپل صاحب کی رائے ہو کہ بعض بعض کلاسوں کے طلباء سے فیس لیجائے +

مولود مقدس

۱۲۴ ہم جانتے ہیں حضرت موسیٰ کا احتشام   وہ ہو کلیم اُس سے خدا نے کیا کلام۔
لیکن نہیں ہو ہمکو کچھ اس آدمی سے کام   ہم جانتے نہیں کہ ہو اس کا کہاں مقام
اُسنے کہا عجب ہو کہ تم جانتے نہیں
آنکھیں یہہ دیکھو دی ہیں مجھے مانتے نہیں

۱۲۵ تم نے کبھی سنا کہ گنہگار آدمی   رکھتا ہو معجزات نمایاں کی روشنی
آغاز دہر سے نہیں ہم نے سنا کبھی   کھولے گنہگار بشر آنکھ اندھے کی
جنکی نظر سے تیرہ تن اوجیالے ہوتے ہیں
ایسے ہی آدمی تو خدا والے ہوتے ہیں

۱۲۶ آنکھیں فریسیوں کی تعصب سے تھیں جو کور   ملتا تھا کور چشمی کا اُن کی نہ اور چھور ٭
جاہل کے سامنے نہ چلا جب خرد کا زور   خارج برادری سے کیا تب مچاکے شور
ایسے ہی آج کل بھی جو ایمان لاتا ہے ٭
اپنی برادری سے یہہ توقیر پاتا ہے۔

۱۲۷ جائی نہیں ہو کوئی جب اُن کی دلیل پیش   کرتے ہیں لعن طعن سے سینہ کو اُسکے ریش
بھائی ہو ماں ہو باپ ہو اپنا ہو یا کہ خویش   بنتے ہیں دشمنی سے بد اندیش کینہ کیش
راضی نہیں کہ جان کو اپنی بچائے وہ
ہاں ان کے پیچھے پیچھے جہنم میں جائے وہ

۱۲۸ خارج شدہ کا اب میں سناتا ہوں ماجرا   فضل خدا سے اُسکو خداوند جب ملا۔
دریائے جود و فیض نے تب اُس سے یوں کہا   کیا تو خدا کے بیٹے پہ ایمان لائیگا
بولا وہ کون ہو جو اُسے جان پاؤں میں
مجھکو بتائیے ابھی ایمان لاؤں میں

۱۲۹ تب حضرت مسیح نے اُس سے کیا بیاں   تو نے تو اُسکو دیکھ لیا ہو ابھی یہاں۔
جو تجھ سے بولتا ہو وہی ہو وہ بے گماں   بولا وہ اب میں لاتا ہوں ایمان تجھ پہ ہاں
یہہ کہکے اُس نے سجدہ کیا آنجناب کو
خم تھا ہلال کورنش آفتاب کو

۱۳۰ یہہ دیکھکر مسیح خداوند نے کہا ٭   دُنیا میں میرا آنا عدالت کو ہو ہوا۔
جنکو دکھائی دیتا نہیں دیکھیں برملا   جو دیکھتے ہیں اندھے ہوں دیکھیں نہ وہ ذرا
تب تو فریسیوں نے کہا ہم بھی اندھے ہیں؟
رکھتے ہوئے ان آنکھوں کے کیا ہم بھی اندھے ہیں؟

۱۳۱ تب حضرت مسیح نے ان سے کہا اگر ٭   ہوتی تمہاری آنکھیں نہ یہہ دونوں جلوہ گر
تب تو نہ تھا گناہ تمہارا کسی قدر   پر اب تو آپ کہتے ہو آتا ہو سب نظر۔
ہو اسلئے گناہ کہ معذور تم نہیں ٭
اور اس سبب سے ٹھہرے کہ ہو دور تم نہیں

۱۳۲ اکدن فریسیوں نے بہم مشورہ کیا۔   بندش ہو کوئی ایسی کہ عیسیٰ کو لیں پھنسا
ہیرودیوں کے ساتھ یہہ پوچھوایا برملا   قیصر کو جزیہ دینا روا ہو کہ ناروا۔ ٭
بولا مسیح کیوں مجھے تم آزماتے ہو ٭
سکہ دکھاؤ وہ جو اُسے دینے جاتے ہو

۱۳۳ دینار ایک لاکے دکھایا اُسے وہیں   تب اسطرح سے اُسنے لگا کہنے شاہ دیں
بتلاؤ اسپہ کسکی ہو تصویر جاگزیں ٭   قیصر کی ہو یہہ کہنے لگے خود وہ نکتہ چیں
بولا مسیح پھر تو جو قیصر کا حق ہو دو۔
خالق کو جو کہ خالق اکبر کا حق ہو دو

۱۳۴ قایل ہوئے جواب جو معقول پا لیا   حیراں ہوئے شریر تو حیرت نے چھا لیا
باتوں نے اُنکی آپ اُنہیں کو دبا لیا   جب وہ گئے تو منکر محشر نے آ لیا
صدوقیوں نے آپ سے پوچھا بتائیے
مر جائے لاولد تو کریں کیا بتائیے

۱۳۵ موسیٰ کا حکم ہو کہ اگر لاولد مرے   بھائی تب اسکی جورو کو بیاہوئے خود کرے
پھر بقائے نسل نہ اس کام سے ڈرے   بھائی کا بوجھ بھائی کو لازم ہو سر دھرے
بھائی تھے ہم میں سات جو یہہ کام کر گئے
عورت کا انتقال ہوا وہ بھی مر گئے ٭

۱۳۶ اب ہم کو یہہ بتا کہ قیامت میں ہو گا کیا   ساتوں میں کسکی جورو کہیگا اُسے خدا
اُنکے جواب میں یہہ مسیحا نے تب کہا   واقف نہیں کلام الٰہی سے تم ذرا
محشر میں بیاہ ہو نہ وہاں بیاہے جاتے ہیں
سب صورت فرشتہ مگر بار پاتے ہیں ٭

۱۳۷ مُردوں کے حشر کے لئے تم نے نہیں پڑھا   کیا اُنکے حق میں مالک محشر نے ہو کہا ٭
اسحٰق و ابراہام کا یعقوب کا خدا۔   مُردوں کا کب خدا ہو مگر ہو وہ زندوں کا
سب حاضرین ایسے جوابوں سے دنگ تھے
مہر سکوت لب پہ تھی اور زرد رنگ تھے

(باقی پھر)

خمسہ طبعزاد ڈاکٹر احمد شاہ صاحب شایق - بر غزل حضرت سفیر

پلٹ دم میں گئی ہو باغ عالم کی ہوا کیسی
گلوں میں آگئی فی الفور یہہ بوئے وفا کیسی
نوید فضل اور بخشش سناتی ہو صبا کیسی
دوائے خون عیسیٰ حق نے کی ہمکو عطا کیسی
تپ عصیاں سے حاصل ہوگئی دم میں شفا کیسی

ہمیشہ فلسفہ کے ہاتھ اس نکتہ میں شل ہوتے
جو شکوے عقل سے کرتے وہ بالکل بے محل ہوتے
نہ نخل دار پر اُمید کے اپنی جو پھل ہوتے
نہ معنی ذات مخفی کے کسی صورت سے حل ہوتے
تیری صورت سے ظاہر ہوگئی شان خدا کیسی

ہمیں دیکھو تو بے فکری میں کیسا کچھ نہیں غم ہے -
خوشی میں عیش میں کٹتا ہے جو لحظہ ہے جو دم ہے
نہ وحشت ہے کیمیائی کی نے تلاش نقد و درہم ہے
درِ علیٰ پہ ہو جا خاک یہہ اکسیر اعظم ہے
ہوس ڈھونڈتا پھرتا عبث ہے کیمیا کیسی

یسوع کی مہربانی سے بہت خوشحال ہیں مومن
نئے منعمی میں کیسی دولت اقبال ہیں مومن
زرِ خالص سے الفت کے یہہ اہل مال ہیں مومن
یسوع کے نقد جان دینے سے مالا مال ہیں مومن
زرِ ایمان سے پُر ہے کیسۂ قلب صفا کیسی

میں کیا تھا - حاصل شق جفا تھا باغ عالم میں
خزاں سے بھی مرا رتبہ سوا تھا باغ عالم میں
فقط اک آسرے پر میں پڑا تھا باغ عالم میں
مرا نخل تمنا بے ثمر تھا باغ عالم میں
سموم یاس نے دن رات کی مجھ پر جفا کیسی

طرب انگیز مژدہ سے ملا بس مدعا اپنا -
خدنگ مقصد اعلیٰ نشانے پر لگا اپنا - ہو
اثر دکھلا گئی کیسا کہوں کیا بس دعا اپنا
نسیم لطف سے تیرے گل مقصد کھلا اپنا
تجھی سے بارور ہے شاخ نخل مدعا کیسی

گھسیں ماتھا تیری چوکٹ پہ سر افگندگی یہہ ہے
جھکائے سر زمیں سجدے میں تیرے بندگی یہہ ہے
نہیں ہوتی ہے تیری بندگی شرمندگی یہہ ہے
محبت میں تیری ہم مر مٹیں بس زندگی یہہ ہے
کسے کہتے ہیں مرنا موت کیا ہے اور قضا کیسی

کرامت ہے کرے آتے ہیں سب ایمان منجی پر -
ہو حاصل زندگی کا بس کہیں سب وصیان منجی پر
تصدق ہے یہہ شایق بے نوا کی جان منجی پر -
سفیر اب کیوں نہ ہو خود جان سے قربان منجی پر
کہ جس نے تیری خاطر کی ہے جان اپنی فدا کیسی

لودیانہ

ہم کسی گذشتہ اشاعت میں ذکر کر چکے ہیں - مرزا غلام احمد صاحب مدعی مثیل مسیح اور مولوی محمد حسین صاحب لاہوری کے درمیان جو دس بارہ روز تک تحریری مباحثہ ہو رہا تھا وہ سب قلمبند ہو کر ۳۱ جولائی کو شام کے ۴ بجے مولوی محمد حسن صاحب لودیانوی کے مکان پر سُنایا گیا ہمکو اس مجمع میں شامل ہونے اور طرفین کے دلایل سننے کے لئے مرزا صاحب ممدوح نے مدعو فرمایا تھا - قریب تین سو مسلمان جمع تھے - مجلس بے ترتیب تھی - مرزا صاحب نے کئی جز جنمیں تمام سوال و جواب قولہ و اقول وغیرہ قلمبند تھے حاضرین کو پڑھکر سُنائے - کوئی بات طے نہ ہوئی ۔ قادیانی صاحب قرآن کو اور مولوی محمد حسین صاحب حدیثوں کو بھی مسیح کی حیات و ممات کے بارہ میں مستند سمجھتے ہیں ۔ ہم بالآخر اس مباحثہ اور امورات بحث طلب کی نسبت اپنی مسیحی رائے ظاہر کرینگے - کیونکہ ۲ - اگست کو مرزا صاحب کیطرف سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے جسمیں اُنہوں نے ۳۱ - جولائی ۱۸۹۱ء کے جلسہ بحث کا ذکر شایع کیا ہے - اور مولوی محمد حسین صاحب کیطرف سے بھی ضرور اس امر میں کچھ معلوم ہو جائیگا ✦

۲ - اگست اتوار شام کے آٹھ بجے بمقام گرجا متصل کوتوالی کلدانی کلیسیا کے آرچ ڈیکن پادری یحییٰ یوسف جہلوری نے جو بطور سیاحت یہاں بھی وارد ہوئے ہیں - بزبان فارسی ایک عمدہ لکچر بہ عنوان "بغداد شریف کے حالات اور وہاں کے مسیحیوں اور اہل اسلام کے باہمی تعلقات" جماعت کثیر کے روبرو دیا - آپ واقعی بڑے فصیح اور زبردست مسیحی واعظ ہیں ۔ یہہ لکچر قریب دو گھنٹے تک ہوا - سامعین بہت - پر وعظ کے مطلب و معنی کو سمجھنے والے تھوڑے تھے ۔ آخر میں سید دلاور علی شاہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے کھڑے ہو کر زبان فارسی لکچرار صاحب کا شکریہ ادا - اور سامعین کا اُنکے بیان سے مستفید و مسرور ہونا ظاہر کیا - اور جلسہ برخاست ہوا مضمون لکچر پر پھر کیفیت کچھ لکھینگے ✦

اشتہار

ہمکو ایک ایسے دیسی مسیحی کتب فروش کی ضرورت ہے - جو اُردو و فارسی لکھ پڑھ سکتا ہو مشاہرہ للعہ اور چہارم حصہ زر قیمت بکری کتاب میں سے ملا کریگا - امیدوار کو چاہئے کہ درخواست معہ اسناد میری طرف روانہ کرے ✦

المشتہر حامد اسحاق خادم الدین کلیسیائے ڈیرہ غازیخان

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی منیجر کے اہتمام سے چھپا